شیعیت اور تصوف

(التصوف: المنشاء والمصادر سے ایک اقتباس)

تحریر = امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ
ترجمہ = عطاء الرحمٰن ثاقب

صوفیاء کے دیگر عقائد و افکار کا جائزہ لیا جائے تو ان میں بھی شیعیت مورچہ زن نظر آتی ہے۔ بالفاظ دیگر تصوف کے رخ سے نقاب اٹھایا جائے تو اندر سے شیعیت جھانکتی ہوئی نظر آئے گی۔

شیعوں کا نظریہ ہے کہ نزول وحی کا اختتام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں ہوا بلکہ اس وصف میں حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ بھی شریک ہیں۔ بایں معنی شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

بلکہ شیعی نصوص سے تو یہاں تک ظاہر ہوتا ہے کہ امام اللہ تعالیٰ سے بلا حجاب بات کر سکتا ہے۔ اور یہ کہ امام اور نبی میں کوئی فرق نہیں اثناء عشریوں نہ کہ اسماعیلیوں اور غالی شیعہ سے روایت ہے۔ کلینی اپنی اصول کافی جوکہ شیعوں کی بخاری شریف ہے میں اپنے چھٹے امام حضرت جعفر صادق سے بیان کرتا ہے کہ انہوں نے کہا۔

جو فضائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں وہی علی علیہ السلام کے ہیں۔ علی علیہ السلام کے احکام سے روگرانی کی وہی سزا ہے جو اللہ اور رسول کے احکام سے روگردانی کی۔ آپ کی کسی چھوٹی یا بڑی بات کو رد کرنے والا شرک جتنا بڑا گناہ کرتا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام اللہ کا دروازہ تھے۔ اللہ تک آپ کے ذریعہ سے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ آپ اللہ کا وہ راستہ ہیں جو آپ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا ہلاک ہو جائے گا۔ یہی مناقب و فضائل آپ کے بعد دیگر اماموں کے ہیں۔ علی علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے **"انا قسیم اللہ بین الجنتہ والنار"** اللہ کی طرف سے جنت اور دوزخ کی تقسیم کا اختیار مجھے حاصل ہے۔

تمام فرشتوں اور رسولوں نے میرے لئے ان فضائل کا اقرار کیا ہے جو فضائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ مجھے بھی ان جیسی سواری پر سوار کرایا گیا ہے' قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا جائے گا اور انہیں پوشاک پہنائی جائے گی۔ اسی طرح مجھے بھی پکارا

جائے گا اور مجھے بھی پوشاک پہنائی جائے گی۔ آپؐ کو بولنے کا حکم دیا جائے گا اور مجھے بھی۔ میں بھی اتنی ہی بات کروں گا جتنی رسول اللہ کریں گے۔

مجھے چند ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو نہیں دی گئیں۔ مجھے موت' مصائب اور انساب کا علم دیا گیا ہے۔ جو ہو چکا ہے وہ میری نظر سے اوجھل نہیں اور جو ہونے والا ہے وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں۔

کلینی کے استاد' شیعہ محدث اور گیارہویں شیعہ امام حسن عسکری کے ساتھی محمد بن حسن صفا نے اپنی کتاب "بصائر الدرجات" میں بے شمار ایسی احادیث ذکر کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعہ اماموں پر بھی وحی کا نزول ہوتا ہے اور ان پر بھی فرشتے اترتے ہیں۔ وہ کہتا ہے! حمران بن اعین سے روایت ہے۔

"میں نے ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا' آپ پر قربان جاؤں کیا یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام سے مناجات فرمائی؟

فرمایا' ہاں طائف میں اللہ تعالیٰ اور علی علیہ السلام کے درمیان مناجات ہوئی تھی' دونوں کے درمیان جبرائیل علیہ السلام واسطہ تھے۔

بصائر الدرجات میں ہے۔

"کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا' یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ علی علیہ السلام سے مناجات کرتا ہے؟

آپؐ نے فرمایا' ہاں اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ طائف میں' عقبہ کے مقام پر اور حنین کے موقعہ پر مناجات کر چکا ہے۔

اس قسم کی بے شمار روایات شیعہ کتب میں ملتی ہیں۔

اسی طرح شیعہ عقائد میں بارہ امام انبیائے کرام سے بھی افضل ہیں۔ کلینی لکھتا ہے

"اللہ نے ابراہیم کو پہلے اپنا بندہ بنایا پھر نبی' پھر رسول' پھر خلیل اور پھر امام"۔ یعنی امامت کا رتبہ نبوت و رسالت سے بھی بلند تر ہے۔

کلینی کہتا ہے کہ حضرت جعفر صادق کہا کرتے تھے

"رب کعبہ کی قسم اگر میں موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے درمیان موجود ہوتا تو میں انہیں

بتاتا کہ میں ان سے بڑا عالم ہوں اس لئے کہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کو ماضی کا علم دیا گیا تھا حال اور مستقبل کا نہیں۔

نیز "میں آسمانوں اور زمینوں کی ہر بات کو جانتا ہوں۔ جو کچھ جنت اور دوزخ میں ہے مجھے اس کا بھی علم ہے۔ اسی طرح جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے مجھے اس کا بھی علم ہے۔

حر العاملی نے اپنی کتاب کا ایک باب یوں قائم کیا ہے "بارہ امام تمام انبیاء اور ملائکہ سے افضل ہیں" پھر اس کے تحت مختلف روایات ذکر کی ہیں' ایک جگہ حضرت جعفر صادق سے روایت کرتا ہے۔ انہوں نے کہا

"ہمارے پاس رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دیگر تمام اولوالعزم پیغمبروں کا علم موجود ہے۔

اسی بنا پر ایرانی شیعہ لیڈر خمینی اپنی کتاب "ولائت فقیہ" میں لکھتا ہے۔ "ہمارے مذہب کے ضروری عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ اماموں کا مقام اتنا بلند ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی رسول بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا"

یہ اثنا عشری شیعوں کے عقائد ہیں جن کے بموجب اماموں پر وحی اور ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور اس عقیدے کے بعد ختم نبوت کا تصور ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی قسم کے عقائد پر شیعہ دین کی بنیاد ہے جو یہودیوں کی طرف سے وضع کئے گئے تاکہ اسلامی تعلیمات کو مسخ کیا جا سکے اور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا راستہ روکا جا سکے۔

اہل تصوف نے اس قسم کے عقائد شیعیت سے ہی اخذ کئے ہیں۔ ان کی کتب پر بھی اس قسم کے عقائد کی گہری چھاپ ہے آیئے صوفیاء کی عبارتوں' روایتوں اور ان کے اقوال و افکار کا مطالعہ کریں اور ان کا شیعہ عقائد سے تقابل کریں انچ برابر بھی فرق نظر نہیں آئے گا۔

عبدالقادر جیلی المعروف بابن قضیب البان اپنی کتاب "المواقف الالہیۃ" میں لکھتا ہے

"کل ماخصت بہ الانبیاء خصت بہ اولیاء" جو خصوصیات انبیاء کی ہیں وہی اولیاء کی ہیں۔

ظاہر ہے انبیاء کی خصوصیات وحی' نزول ملائکہ اور عصمت عن الخطا کے سوا کیا ہو سکتی ہیں جن میں صوفیاء اپنے مشائخ کو بھی شریک کرنا چاہتے ہیں؟

اور کیا کسی غیر کی شراکت کے بعد بھی "خصوصیت" خصوصیت ہی رہتی ہے؟
اس موضوع کی گہرائی میں جانے سے قبل ہم مزید کچھ ایسی نصوص ذکر کر دینا چاہتے ہیں جن سے تصوف کا یہ عقیدہ کھل کر سامنے آجائے گا اور کسی معترض کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے گی کہ ہم نے اہل تصوف کی طرف ایسے عقائد منسوب کئے ہیں جن کا کوئی ثبوت نہیں۔ ہم خود دعویٰ بلا دلیل کو باطل سمجھتے ہیں اور کوئی ایسی بات کہنا جس کا ثبوت نہ ہو علمی خیانت تصور کرتے ہیں۔

اہل تصوف کا شیخ اکبر غزالی کا رد کرتے ہوئے کہتا ہے

"غزالی نے نبی اور ولی کے درمیان تفریق کر کے غلطی کی ہے۔ یہ کہنا کہ نبی پر فرشتہ نازل ہوتا ہے اور ولی پر نہیں غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی اور ولی دونوں پر ملا ئکہ کا نزول ہوتا ہے۔

عبدالوہاب شعرانی مزید وضاحت کرتا ہے

"اگر کوئی کہے کہ غزالی نے اپنی کتاب میں نبی اور ولی کے درمیان تفریق کی ہے اور کہا ہے کہ ولی کو قلبی الہام تو ہوتا ہے مگر اس پر فرشتے کا نزول نہیں ہوتا۔ اگر کوئی پوچھے کیا یہ صحیح ہے۔ تو ہم اس کی تردید کریں گے اور کہیں گے کہ یہ غلط ہے۔ شیخ اکبر نے اپنی فتوحات کے باب نمبر ۳۶۴ میں اس کی وضاحت کی ہے۔ شیخ اکبر فرماتے ہیں۔ غزالی کو یہ غلطی عدم ذوق کی بنا پر لگی ہے۔ انہوں نے اگرچہ تصوف کے تمام مقامات طے کئے مگر ان پر فرشتے کا نزول نہیں ہوا جس سے انہوں یہ گمان کر لیا کہ اولیاء پر فرشتے نازل نہیں ہوتے۔ ان کا ذوق درست ہے مگر حکم باطل اور اگر ابو حامد غزالی وغیرہ کسی ایسے اہل اللہ کے ساتھ ملتے جس پر ملا ئکہ کا نزول ہوا ہوتا تو وہ انکار نہ کرتے اور نزول ملا ئکہ کو درست تسلیم کرتے ہوئے ولی اور نبی کے درمیان تفریق نہ کرتے۔

شیخ اکبر نے کہا، اللہ کے فضل سے ہم پر فرشتہ نازل ہو چکا ہے"۔

نامعلوم ان صوفیاء کو غزالی کی تردید کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی حالانکہ ان کا قول ہے

مجاہدے کے آغاز میں ہی کشف و الہام ہونا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ حالت بیداری میں ملا

کہ اور انبیائے کرام کی ارواح کا مشاہدہ ہوتا ہے اور فرشتوں اور انبیاء کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ پھر وجدانی کیفیت اس قدر ترقی کر جاتی ہے کہ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیاجا سکتا"۔

تو گویا غزالی کا بھی اس مسئلے میں وہی نظریہ ہے جو دیگر صوفیاء کا ہے۔

ابن غزالی اپنی کتاب "الجواب المستقیم عما سال عنہ الترمذی الحکیم" میں کہتا ہے

"اولیائے کرام جبرئیل کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور ان سے بات کرتے ہیں"۔ یعنی یہ نہیں کہ اولیاء پر فرشتہ وحی لے کر نازل تو ہوتا ہے مگر نظر نہیں آتا۔ ابن عربی کہتا ہے کہ اولیائے کرام فرشتے کو باقاعدہ دیکھتے اور اس سے گفتگو کرتے ہیں۔

ایک اور قدیم صوفی نجم الدین الکبری متوفی سنہ ۶۱۸ ہجری نے بھی اپنی کتاب میں اس عقیدے کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ اولیاء پر فرشتوں کا نزول ثابت ہے۔

اور بالفاظ واضح تر عبدالعزیز دباغ تصوف کی مشہور کتاب "الابریز" میں لکھتا ہے

"یہ کہنا کہ ہر ولی پر فرشتہ نازل نہیں ہوتا صحیح نہیں۔ اس لئے جو ولی بھی مفتوح علیہ ہو گا اس پر فرشتہ نازل ہو گا اور کلام بھی کرے گا جو ولی پر نزول ملا ئکہ کا انکار کرتا ہے تو اس کا انکار اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مفتوح علیہ نہیں"۔

نفزی رندی " غیث المواھب العلیہ" میں لکھتا ہے

"بعض مشائخ کہتے تھے کہ فرشتے ہماری زیارت کرتے ہیں اور ہم سے سلام لیتے ہیں ہمیں ان کی آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں"۔

شعرانی لکھتا ہے

"شیخ تاج الدین بن شعبان سے جب کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو فرماتے "اصبرحتی یجی جبریل" صبر کرو جبریل کو آلینے دو۔ میں ان سے پوچھ کر جواب دیتا ہوں"۔

ابن عربی اپنی کتاب "مواقع النجوم" میں قطب کی تعریف (Defination) کرتے ہوئے لکھتا ہے

"اس کے دل پر روح الامین نازل ہوتے ہیں"۔

عبدالعزیز دباغ کہتا ہے

"ینزل الملک علی الولی بالامر والنھی" فرشتہ ولی پر اوامر و نواہی لے کر نازل ہوتا

ہے"۔

"الاخلاق المتبولتہ" میں ہے

"اولیاء کے دل مہبط وحی ہوتے ہیں یعنی ان پر وحی اترتی ہے"۔

سہروردی لکھتا ہے

"یسمع کلام اللہ"

"ولی اللہ کی کلام سنتا ہے۔ اللہ کے فرشتے ان سے ملاقات کرتے ہیں۔ وہ انہیں ملکوتی سلام پیش کرتے ہیں' ان پر نور کی بارش برساتے ہیں..... پھر اولیائے کرام قرب کی منازل طے کرتے ہوئے مناجات کرتے ہیں اور بجلی کے کڑکنے کی آواز سنتے ہیں یا اپنے دماغ میں بھنبھناہٹ محسوس کرتے ہیں"۔

سہروردی اولیاء کو اخوان التحریر کا لقب دیتے ہوئے کہتا ہے

"وہ روح القدس سے بغیر کسی واسطے کے علوم و معارف سیکھتے ہیں' وہ کسی بشر سے علوم حاصل نہیں کرتے' عالم عنصری کا مادہ ان کا مطیع ہوتا ہے' وہ لوگوں کو ماضی اور مستقبل کے واقعات کی خبر دیتے ہیں"۔

حکیم ترمذی "ختم الاولیاء" میں لکھتا ہے

"ولی محدث ہوتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ مخاطب ہوتا اور کلام فرماتا ہے' اس اثناء میں اسے روحانی سکون ملتا ہے"۔

ہم اس بحث کو ابن عربی کے قول پر ختم کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے

"جان لیجئے جب کوئی صوفی سلوک و معرفت میں پختہ ہو جاتا ہے تو وہ غیبی اسرار کا کعبہ (مرکز) بن جاتا ہے اور ہر جمعہ کے دن اس پر چھ لاکھ ملکوتی راز منکشف ہوتے ہیں' ان میں سے ایک الٰہی اور پانچ ربانی اسرار ہوتے ہیں عالم کون سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا"۔

اہل تصوف صرف نزول ملائکہ کے ہی قائل نہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اولیاء کو معراج بھی ہوتا ہے۔ بہت سے صوفیوں نے اس کا دعویٰ کیا ہے' ابن البان "المواقف الالہیہ" میں لکھتا ہے

"حق تعالیٰ نے مجھے اسراء کی سواری پر کھڑا کیا اور پہلے آسمان تک لے گیا۔ پھر ہم

دوسرے آسمان پر گئے۔ پھر ساتویں آسمان کی سیر کی۔ وہاں نورانی کرسی پہ ایک فرشتہ بیٹھا ہوا دیکھا۔ اس آسمان میں جنت کا دربان فرشتہ بھی نظر آیا۔ عالم جبروت کا رئیس اسرافیل بھی اسی آسمان پہ تھا۔ اسی نے مجھے رب تعالیٰ کے نزدیک بلند مقام کی بشارت دی۔ اسی آسمان پہ ہم نے ابراہیم خلیل اللہ کی زیارت کی وہ بیت معمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے ستر حجاب طے کئے۔ آخری حجاب طے کیا تو وہاں ایک نورانی کرسی نظر آئی جس کے پائے جواہر' سرخ یاقوت اور سبز زبرجد کے بنے ہوئے تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس پر بٹھا دیا۔ پھر ایک چیز نازل ہوئی اور میرے اندر داخل ہو گئی۔ میرے دل سے آواز آئی۔ اللہ نے تجھے ربانی سکون سے نوازا ہے۔ پھر قریب ہی سے آواز آئی "**یا حبیبی و مطلوبی السلام علیک**" میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

پھر ایک پردہ اٹھایا گیا اور مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ میں اس کے اندر داخل ہو گیا۔ میں نے وہاں انبیائے کرام کی قطاریں دیکھیں۔ ان کے پیچھے فرشتے ہی فرشتے تھے۔ میں نے چار انبیاء حق تعالیٰ کے بالکل قریب دیکھے۔ میں نے وہاں امت محمدیہ کے اولیائے کرام کی بھی زیارت کی۔ میں نے ان میں سے محی الدین عبدالقادر کو پہچان لیا۔ انہوں نے مجھے بازو سے پکڑا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ آپؐ مجھے اللہ کے قریب لے گئے حتیٰ کہ میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان کوئی نہ رہا۔

میں نے غور سے رب تعالیٰ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی صورت نبی کی صورت ہے تاہم اللہ کا جسم انسانوں کے مشابہ نہیں تھا بلکہ برف کی مانند کسی چیز کا وجود نظر آتا تھا۔ عالم وجود میں برف ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے میں اللہ کی مشابہت دے سکتا ہوں۔ جب میں نے بوسا دینا چاہا تو میرے ہونٹوں کو برف کی سی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ قریب تھا کہ میں بے ہوش ہو جاتا مگر مجھے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تھام لیا"۔

کوئی متحمس مسلمان اس عبارت کو نہیں پڑھ سکتا۔ یہ عبارت اس قدر خرافات و کفریات پر مشتمل ہے کہ اس سے بڑھ کر کفر و اہانت کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اب صوفیوں کے پیشوا ابن عربی کی کفریات ملاحظہ کیجئے جو اپنے معراج کو معراج نبوی سے تشبیہ دیتے ہوئے لکھتا ہے

"میں حالت قیام میں تھا اور میرا سری وجود تہجد کی حالت میں میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔

اس کے پاس براق تھا جس کی زین کامیابی کی اور لگام اخلاص کی تھی۔ اس فرشتے نے میرا سینہ شق کیا اور کہا معراج کے لئے تیار ہو جایئے۔ اس نے میرا دل ایک رومال میں رکھا اور اس میں شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیا پھر اس نے میرے دل کو غسل دیا ..... اس کے بعد مجھے شراب اور دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ نوش کیا اور شراب کو چھوڑ دیا ..... میرے لئے آسمان کا دروازہ کھولا گیا۔ وہاں آدم علیہ السلام کی روحانیت کا مشاہدہ کیا ..... پھر میرے لئے روحوں کے آسمان کا دروازہ کھولا گیا۔ ایک نہایت پر ہیبت نورانی فرشتے نے میرا استقبال کیا اور کہا مرحبا اھلا۔ الی آخر الخرافات

نجم الدین کبری مقتول سنہ ۶۱۸ ہجری نے بھی اپنے معراج کا واقعہ بیان کیا ہے۔ مشہور صوفی ابوالحسن خرقانی کہتا ہے

"میں عین دن کے وقت آسمانوں کی معراج کے لئے گیا اور عرش کا طواف کیا۔ میں نے عرش کے گرد ایک ہزار چکر لگائے۔ عرش کے ارد گرد بہت سے افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے میری سرعت پر تعجب کا اظہار کیا۔

میں نے ان سے پوچھا' آپ کون لوگ ہیں اور اتنی آہستہ طواف کیوں کرتے ہیں؟

کہنے لگے ہم فرشتے ہیں' ہم اس سے زیادہ تیز طواف کرنے پر قادر نہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا' تم کون ہو اور طواف میں اس قدر تیزی کیسی ہے؟

میں نے کہا میں ایک انسان ہوں لیکن میرے اندر نور بھرا ہوا ہے اور یہ تیزی بھی اسی کی ہے"۔

عبدالکریم جبلی نے بھی اپنے معراج کی تفصیل "الانسان الکامل" میں ذکر کی ہے۔ اس نے مختلف دعوے کئے ہیں۔ وہ کہتا ہے "میں نے سدرۃ المنتہی کی سیر کی اور اللہ تعالی کی تجلیات کا مشاہدہ کیا"۔

قدیم صوفی نفزی رندی لکھتا ہے

"اللہ تعالی اولیاء کی طرف اپنا فرشتہ بھیجتا ہے اور حکم دیتا ہے میرے بندے سے اجازت طلب کرنا' اجازت مل جائے تو داخل ہو جانا ورنہ واپس آجانا۔ چنانچہ فرشتہ اجازت طلب کر کے ولی کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور اللہ کی طرف سے ایک مکتوب اسے پیش کرتا ہے۔ مکتوب

میں لکھا ہوتا ہے "من الحی الذی لا یموت الی الحی الذی لا یموت" ہمیشہ زندہ رہے والے (خدا) کی طرف سے جسے موت نہیں آئے گی ہمیشہ زندہ رہنے والے (ولی) کی طرف جسے موت نہیں آئے گی۔ اس مکتوب میں اللہ کی طرف سے ملاقات کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے "عبدی اشتقت الیک فزرنی" میرے بندے! میں تجھ سے ملنے کا اشتیاق رکھتا ہوں آکر مجھ سے ملاقات کر جاؤ۔

ولی فرشتے سے پوچھتا ہے۔ براق لے کر آئے ہو؟

وہ کہتا ہے۔ ہاں

چنانچہ ولی براق پر سوار ہوتا ہے اور اپنے شوق کے زور سے حجرہ ملاقات تک پہنچ جاتا ہے جب کہ براق ایک خاص حد سے آگے جانے کی قدرت نہیں رکھتا"۔

آسمانی معراج اور اللہ تعالٰی سے مناجات کا دعویٰ کرنے والے صوفیاء بے شمار ہیں۔

صالح بن بان النقا السودانی، دفع اللہ بن محمد الکابلی الحنلی، فتح اللہ بوراس قیروانی، محمد بن کمائذ اللوانی العراقی، ابو العباس المرسی، ان کے علاوہ بھی بے شمار ہیں۔

قدیم صوفی مصنف عزیز الدین نسفی صوفیاء کے آسمانی معراج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے "بعض صوفیائے کرام صرف پہلے آسمان تک جا سکتے ہیں اور اس کا طواف کر سکتے ہیں اس سے آگے جانے کی ان میں طاقت نہیں ہوتی۔ بعض صوفیاء اس سے بھی آگے جا سکتے ہیں۔ مقامات علیا پر فائز صوفیاء عرش تک بھی چلے جاتے ہیں۔

(حوالہ جات محفوظ ہیں)

(جاری ہے)

دارالاصلاح السلفیہ کی منفرد پیشکش

اسلامی ڈائری جیبی سائز جس میں محرم تا ذوالحجہ اسلامی سال سے ابتداء اور ساتھ انگریزی، بکرمی تاریخیں موجود ہوں گی۔ اشتہارات کی بکنگ کے لئے فوری رابطہ فرمائیں۔ وقت کم ہے۔ احباب جلد توجہ فرمائیں۔ از حافظ عبدالرحمن نعیم دارالاصلاح السلفیہ سکندر سٹریٹ باغبانپورہ لاہور ۹۔ فون ۔ (۳۳۳۲۰۴۰)